توحید و تثلیث

اسلامی مشن، سنت نگر، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تاریخی پس منظر

توحید کا مطلب ہے- کہ اللہ ایک ہے - جب سے دنیا آباد ہوئی ہے - یعنی پہلے انسان حضرت آدم کے وقت سے توحید کے زمزمے بلند ہوتے رہے ہیں - اللہ تعالیٰ کی مناجاتیں گائی جاتی رہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی رہی - سیدھے سادھے لفظوں میں توحید کے معانی یہ ہیں - کہ اللہ ایک ہے - وہی ایک معبود ہے - صرف وہی تعریف کے قابل ہے - اُسی کی عبادت کرنا چاہئیے - اور اُسی سے دعائیں مانگنا چاہئیے - اُس کا کوئی ساجھی نہیں - اور وہ بے مثل ہے - مزید تشریح کے لئے قران مجید کی مندرجہ ذیل آیات پیش کی جاتی ہیں :-

(الف) تمہارا معبود صرف ایک خدا ہے - اُس کے سوا کوئی اور معبود نہیں - وہی رحمان ہے وہی رحیم ہے -

(ب) اللہ خود گواہی دیتا ہے - کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں - اور فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کے گواہ ہیں - اُس نے اپنی کائنات کو انصاف کے ذریعے قائم کیا ہوا ہے - اُس کے سوا کوئی معبود نہیں - سب طاقتیں اسی کی ہیں - اور وہ بڑی حکمت والا ہے -

(ج) اپنے عظیم و برتر رب کی تعریف کر
جو پیدا کرتا ہے اور موت دیتا ہے
جو سبزے کو اُگاتا ہے
پھر اسے زرد بھوسے میں تبدیل کر دیتا ہے -

(د) کہہ دو کہ اللہ ایک ہے
اللہ بے نیاز ہے
نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا
اور اس کے برابر کوئی نہیں ہے -

اللہ کے تمام نبی اور رسول توحید کی تبلیغ کرتے رہے جو وحدانیت کی اصل اصول ہے - لیکن کسی نبی کو اس فانی دنیا سے گئے تھوڑا ہی عرصہ گزرتا تھا کہ لوگ دو خداؤں - تین خداؤں بلکہ کئی، کئی خداؤں کی پوجا میں پھر سے لگ جاتے تھے - تاہم رحیم و کریم خدا وقتاً فوقتاً توحید کے پیغام کو اپنے نبیوں کے ذریعے دھراتا رہا - تاکہ اُس کی مخلوق کو سیدھا راستہ دکھایا جا سکے - فطرتاً انسان مابعد طبیعاتی طاقتوں اور نظاروں سے خوفزدہ ہو کر مرعوب ہو جاتا ہے اور ان کے آگے جھک جاتا ہے تاکہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہ سکے -

اس خوف کے مظاہر ہی یہ مورتیاں - بت اور مجسمے ہیں - درحقیقت یہ چیزیں انسان کے تخیل کے واہمے ہیں - اس طرح بت پرستی ابتدائی دور کے انسان سے شروع ہوئی - اور آج تک کسی نہ کسی شکل میں مروج چلی آرہی ہے - لیکن انسانی توہمات نے انسان کو اس حد تک گرا دیا کہ عظیم و برتر خدا کے ساتھ بیٹے اور بیٹیاں منسوب کی گئیں - آج بھی جبکہ دور جدید کی سائنسی ترقی نے ہر جگہ چکا چوند پیدا کر رکھی ہے - اپنے آپ کو روشن طبع کہلانے والے امریکن اور مغربی ممالک کے باشندے تثلیث کے اصول پر پکا ایمان رکھتے ہیں - جس کے مطابق خدا، بیٹا اور روح القدس تینوں ایک خدا کے برابر ہیں - حضرت یسوع مسیح جو ایک ایک خاتون کے بطن سے پیدا ہوئے - اور اس دنیا میں دوسرے عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے رہے - ان کو خدا کا بیٹا سمجھا جاتا ہے -

بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل کر دیا - جن کو اس لئے بھیجا گیا کہ وہ نسل انسانی کو آخری پیغام پہنچا دیں اور آخری تنبیہہ دے دیں کہ صرف خدائے واحد پرستش کے لائق ہے - اور کوئی ہستی اُس کا شریک قرار نہیں دی جا سکتی -

قرآن مجید میں یہ شاندار پیغام اس طرح درج ہے :

"پس اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں پر ایمان لاؤ - اور مت کہو کہ تین ہیں - رک جاؤ یہی تمہارے لئے بہتر ہے - اللہ تعالیٰ ہی خدائے واحد ہے - اس عظیم الشان ہستی کی یہ بات شایاں شان نہیں کہ اس کا کوئی بیٹا ہو" (سورۃ ۴ : ۱۷۱)

"وہ کہتے ہیں - اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے - وہ عظیم الشان ہے - وہ کسی کا محتاج نہیں - زمین و آسمان میں سب کچھ اُس کا ہے - تمہارے پاس اس بات کی کوئی شہادت نہیں - کہہ دو کہ تم اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو جس کا تمہیں کوئی علم نہیں" (سورۃ ۱۰ : ۹۶)

تنبیہ

"مجرم چاہے کتنا ہی نا پسند کرے ، اللہ تعالیٰ سچ کو اپنے قول سے ثابت کر دینگے" (۱۰ : ۸۵)

ان کے حصہ میں جو دنیا ہے اس کے بعد سب اُس کے پاس واپس آئینگے - تب وہ انہیں دردناک عذاب کا مزا چکھائے گا - کیونکہ وہ اُس کی ہستی کا انکار کرتے تھے -"

اسلام کا بنیادی نعرہ اللہ اکبر ہے - اللہ تعالیٰ ہی خدائے واحد ہے اللہ احد یعنی ذات صفات ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ ایک ہے - جونہی اہل مکہ حقیقت اسلام کا یعنی توحید سے متعارف ہوئے تو اسلام کے ماننے والوں اور بتوں دیوی - دیوتاؤں کی پوجا کرنے والوں میں شدید جھگڑا شروع ہو گیا - اور یہ ضرب المثل صحیح ثابت ہوئی کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے ، شیطان نے حضرت آدمؑ کی مخالفت کی تھی - نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈلوا دیا تھا - حضرت یوسفؑ کو قید خانے میں بند کر دیا گیا تھا - اور فرعون نے

حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو مصر سے باہر نکال دیا تھا۔ حضرت زکریاؑ کو آرے سے دو ٹکڑے کر دیا گیا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کو تختہ دار پر کھڑا کر دیا گیا تھا۔ اگرچہ انہیں بچا لیا گیا اور ان کو قطعاً پھانسی نہ دی گئی۔

حضرت ہودؑ کو ان کے قبیلہ عاد نے ٹھکرا دیا۔ وہ وحی کے منکر ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے دیوتاؤں کو نہ چھوڑا۔ ثمود نے حضرت صالحؑ کا مذاق اُڑایا۔ جب ان تک توحید کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور انہیں یہ تنبیہ کی گئی ''تمہارا خدا کے سوا کوئی معبود نہیں''۔ حضرت شعیبؑ کو اہل مدین نے صرف اس لئے ڈرایا دھمکایا کہ وہ انہیں صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے کہتے تھے۔ اصحاب کہف نے غار میں پناہ ڈھونڈی۔ جب ان کی قوم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کئی خدا بنا رکھے ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس سال سے زیادہ مدت کے لئے ستایا گیا اور ان پر ہر قسم کی سختی روا رکھی گئی۔ اُن کے ماننے والوں پر انتہائی غیر انسانی اور ناقابل بیان مظالم ڈھائے گئے۔

آپ کے بعض صحابیوں کو پتھروں سے اور بعض کو نیزوں سے شہید کر دیا گیا۔ بعض کو جلتی آگ سے داغا گیا۔ بعض کے اعضا مسخ کر دے گئے۔ بعض کو صحرائے عرب کی جلتی ریت پر لٹایا گیا۔ اور ان کے سینوں پر بھاری سلیں رکھی گئی۔ بعض کو جلا وطن کر دیا گیا۔ اور کئی دوسروں کو بیڑیاں پہنا کر قید کر دیا گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت ظالمانہ اور غیر مہذب سلوک کیا گیا۔ برس ہا برس تک اُن کا بائیکاٹ کیا گیا۔ حضورؐ اپنے خاندان سمیت ایک تنگ وادی شعیب ابی طالب میں تین سال نظر بند رہے۔ جب کفار آپؐ کو خوفزدہ کرنے میں ناکام رہے اور خدائے عظیم

و برتر کی توحید کی تبلیغ سے آپ کو باز نہ رکھ سکے - تو وہ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے آپ ص کو رات کے وقت قتل کرنے کا منصوبہ بنایا - تب اللہ تعالیٰ نے آپ ص کو اپنے گھر یعنی مکہ کے مقدس و محترم شہر کو چھوڑ دینے کا اور مدینہ جا کر توحید کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا - ہجرت کے تاریخی موقع پر آپ ص کے وفادار دوست اور ساتھی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ص کے ساتھ تھے - آپ کو کچھ عرصہ غار ثور میں گذارنا پڑا - مشر کین آپ ص کو تلاش کرتے کرتے غار تک آ پہنچے - لیکن اُس کے دہانہ کو مکڑی کے جالے سے ڈھکا ہو دیکھا تو الٹے پاؤں پیچھے لوٹ گئے - یہ خیال کرتے ہوئے کہ کوئی آدمی نازک ریشمی جالے کو توڑے بغیر اندر نہیں جا سکتا تھا - اس موقع پر حضورص کے ساتھی نے آنے والے دشمنوں سے آپ ص کو خبردار کیا - کیونکہ ان کے پاؤں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی - اللہ تعالیٰ یعنی خدائے واحد پر مکمل ایمان و ایقان رکھنے والا بندہ بے ساختہ پکار اٹھا ”مت ڈرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے،، سفر ختم ہوا- اور وہ صحیح و سلامت مدینہ منورہ پہنچ گئے - گبن کی تاریخ سے ایک دلچسپ اقتباس ملاحظہ ہو“ شہر کے آس پاس قریش نے پوری جدوجہد سے کونہ کونہ چھان مارا- وہ غار کے دہانے تک آ پہنچے - لیکن خدائی تدبیر یعنی ایک مکڑی کے جالے اور ایک کبوتر کے گھونسلے نے اُنہیں یقین دلا دیا کہ یہ جگہ تنہا اور خالی پڑی ہے -

بت پرستی اور توحید -

مشر کین مکہ نے مدینہ منورہ پر حملہ کرنے میں پہل کی- توحید اور شرک کے درمیان پہلی جنگ ۲ ہجری ۶۲۴ء میں بدر کے مقام پر لڑی گئی - مشر کین گنتی میں توحید پرست مسلمانوں سے کئی گناہ زیادہ تھے- یعنی ۳۱۳ مسلمانوں کے مقابلے میں ایک ہزار کافر! توحید

پرستوں نے حملہ آوروں کو کچل کر رکھ دیا۔اور اُن کے تمام سرغنوں کو ہلاک کر دیا ۔ اسطرح اسلام اور کفر میں پہلا براہ راست مقابلہ ختم ہوا ۔

یہودی اور توحید

جب کافروں کو کچل کر رکھ دیا گیا تو مدینہ منورہ اور ارد و نواح کے یہودی مسلمانوں کے مقابلے پر آگئے کیونکہ مسلمانوں نے یہودیت کی قلعی کھول کر رکھدی تھی ۔ یہودیوں کو جنگ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں شکست ہوئی ۔ (خیبر مدینہ کے قریب یہودیوں کا مضبوط قلعہ تھا ۔)

عیسائی اور توحید

یہودیوں کے بعد رومی شہنشاہ ہر کولیس ، عیسایت کے مشرقی کلیسا کے محافظ کے طور پر نمودار ہوا ۔ کیونکہ اسلام نے تثلیث پرستوں کو چیلنج دیدیا تھا ۔ کہ وہ تین خداؤں کی پرستش کا غلط عقیدہ ترک کر دیں ۔

شرجیل نے جو شام کے صوبہ غسان کا گورنر تھا ۔ نبی اکرمص کے قاصد حارث بن عامر کو قتل کر دیا ۔ آپص نے اپنے قاصد کی موت کا انتقام لینے کے لئے تین ہزار مسلمانوں کا لشکر روانہ کیا ۔ رومی بادشاہ ان دنوں غسان کے قریب ہی مقیم تھا ۔ شرجیل نے اُس سے مدد حاصل کی ۔ اس نے اپنی خوب ترتیب یافتہ فوج بھیجی ۔ عیسائی فوج میں ایک لاکھ سپاہی تھے ۔ اس طرح عددی لحاظ سے وہ مسلمانوں سے بدرجہا بہتر حالت میں تھے ۔ مسلمانوں کے سپہ سالار زید بن حارث لڑائی میں شہید ہو گئے ۔ اُن کے بعد جعفر طیار اور عبداللہ بن رداحہ نے کمان سنبھالی ۔ لیکن دونوں ہی جام شہادت نوش فرما گئے ۔ آخر کار مشہور جرنیل خالد بن ولید نے کمان سنبھالی۔

شام کے شہر اجنادین میں جنگ چھتیس گھنٹے بھڑکتی رہی - آخر کار خالد کو فتح حاصل ہوئی - اور اُن کی کمان کے تحت مٹھی بھر مسلمانوں نے صلیب کے ماننے والوں کو زبردست شکست دی - جو مایوسی کے عالم میں تتربتر ہو گئے -

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دیگئی - کہ مسلمانوں سے انتقام لینے کے لئے بازنطینی شہنشاہ ہرقل اسلامی سرحد کی طرف بڑھ رہا ہے - وہ اُس وقت کی تقریباً آدھی دنیا کا حکمران تھا - وہ شہنشاہ ایران کو شکست دے چکا تھا - جھوٹے غرور نے اُس کا سر پھیر دیا تھا - اور وہ مسلمانوں کو ملیا میٹ کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا - ۶۳۰ عیسوی میں نبی اکرم صلعم کی براہ راست کمان میں اسلامی فوج تبوک کے مقام پر پہنچی - آپ ص وہاں ایک ماہ کے لئے خیمہ زن رہے - لیکن دیکھئے ؛ صلیب کا محافظ ، خدائے عظیم کے ماننے والوں کا سامنا نہ کر سکا - ابھی اُس نے آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ وہ اپنے دارالسلطنت کی طرف پسپا ہو گیا -

صلیبی جنگیں

اوپر کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مشرکین ، یہودی ، منافقین اور آتش پرستوں کے مکمل طور پر مغلوب ہونے کے بعد توحید کا مقابلہ کرنے کے لئے عیسائی میدان میں اُتر آئے - وہ توحید پرستوں کی غلامی سے مقدس صلیب کے مرکزی شہر یروشلم یعنی بیت المقدس کو رہائی دلانا چاہتے تھے - پچھلے چار سو سال سے یہ شہر اسلامی حکمرانوں کے زیر نگین تھا پس اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عیسائیوں نے مقدس جنگیں جو صلیبی جنگوں کے نام سے مشہور ہیں - چھیڑنے کا فیصلہ کیا -

انگریزی لغات میں صلیبی جنگ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:۔

(i) ایسی فوجی مہم جو ترکوں سے مقدس سرزمین کو چھیننے کے لئے صلیب کے پرچم کے زیر سایہ بھیجی جائے" (چیمبرز)

(ii) ایسی جنگ جو کلیسا نے مبینہ مذہبی مقاصد حاصل کرنے کے لئے شروع کرائی ہو۔ (ریڈرز ڈائجسٹ ڈکشنری)

ترک کون تھے ؟ توحید پرست مسلمان ہی تو تھے - اس کا مطلب یہ ہوا - کہ صلیب نے توحید کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا - بیت المقدس (یروشلم) سے توحید پرستوں کو نکالنے کے لئے ایسی فوج کشی کتنی بار کی گئی - کل آٹھ صلیبی جنگیں جنہیں کروسیڈ کا نام دیا گیا تھا لڑی گئیں - جو ۱۰۹۶ء سے ۱۴۴۳ء تک جاری رہیں - تقریباً ساڑھے تین سو سال صلیب ، مقدس سر زمین فلسطین میں توحید سے برسر پیکار رہی -

پہلی صلیبی جنگ ۱۰۹۶ء میں چھڑی -

راھب پیٹر نے اپنی اشتعال انگیز گرم جوشی سے اپنے آپ کو ممتاز کر لیا تھا - اس کے متعلق بیان کیا گیا - کہ وہ دریائے رائن کے ساتھ ساتھ اور فرانس کے طول و عرض میں اپنے گدھے پر سوار ایک جگہ سے دوسری جگہ چلتا رہا - اپنی فصاحت ، بلاغت سے اُس نے ہزارھا غریبوں کو اپنے اردگرد اکٹھا کر لیا - اور اس طرح غریب عوام کی پانچ ڈویژن فوج بنا لی -

۱۰۹۷ء کے موسم بہار میں ۳ لاکھ سے لے کر چھ لاکھ تک آدمیوں کی ایک بڑی فوج قسطنطنیہ میں اکٹھی ہو گئی - اپنے عقیدے کے مطابق صلیبی سپاھی خدا کے کام پر مامور تھے - ادھر مسلمانوں میں تفرقے تھے - جون ۱۰۹۷ء میں یروشلم فتح ہوگیا اور وہاں عیسائی حکومت قائم ہو گئی جو کہ ۱۰۹۷ سے ۱۱۴۳ تک قائم رہی -

دوسری صلیبی جنگ ۱۱۴۳ء

شاہ نورالدین کے مقابلے میں لوئی ہفتم اور جرمنی کا بادشاہ اکٹھے ہوگئے۔ دوسری صلیبی جنگ ختم ہوگئی۔ شاہ نورالدین نے دمشق کو ۱۱۵۴ء میں فتح کر لیا۔ ۱۱۸۲ء میں کراک کے بادشاہ رینالڈ جیسئے ٹیلون نے ایک بحری بیڑہ بنا کر بحر احمر پر لوٹ مار شروع کر دی۔ اور اُسکا مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر حملہ کرنے کا ارادہ تھا۔ اُس کی پالیسی کا مطلب یا تو بحر قزاقی تھا۔ یا پھر وہ ایک جانے بوجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں کے عین مرکز پر ضرب کاری لگانے کا خواہاں تھا۔ ۱۱۸۶ء میں اس نے ایک کاروان پر حملہ کیا جس میں سلطان صلاح الدین کی ہمشیرہ سفر کررہی تھی۔ اور اس طرح اس نے چار سالہ صلح نامہ کی صریح خلاف ورزی کی۔

اب صلیبی جنگ کا مقابلہ جوابی جنگ یعنی جہاد سے کیا گیا۔ سلطان صلاح الدین کا مقصد یروشلم کو آزاد کرانا تھا۔ ۱۱۸۷ء میں پانسہ پلٹ گیا۔ مسلمان فوج نے بیت المقدس کی بازیابی کے لئے اپنی سر زمین پر لڑتے ہوئے فتح حاصل کی۔ اور ۲ اکتوبر ۱۱۸۷ء کو اہل یروشلم نے سلطان صلاح الدین کے آگے ہتیار ڈالدیئے۔

تیسری صلیبی جنگ ۱۱۸۹ء سے ۱۲۲۹ء تک یعنی چالیس سال متواتر بھڑکتی رہی۔ مغربی یورپ کے تینوں بڑے بادشاہ یعنی فرانس کا فلپ، جرمنی کا فریڈرک اور انگلستان کے رچرڈ نے اس میں حصہ لیا۔ عیسائیوں نے اعلان کر دیا کہ یورپ نے خدا کے روبرو گناہ کئے تھے۔ ورنہ یروشلم یعنی بیت المقدس کبھی اُن کے ہاتھ سے نہ نکلتا۔ تیسری صلیبی جنگ ناکام رہی۔ صلاح الدین اور رچرڈ میں صلح ہوگئی۔

چوتھی صلیبی جگ ۱۲۰۲ء سے ۱۲۰۴ء تک لڑی گئی اور پانچویں صلیبی جنگ ۱۲۱۸ء سے ۱۲۲۱ء تک لگی رہی۔ اہل صلیب

کو کچھ بھی حاصل نہ ہوا - سلطان نے دوبارہ وہی شرائط رکھیں جو کہ وہ اس سے پہلے یروشلم کے بہت سے بادشاہوں کے سامنے پیش کر چکا تھا - یعنی ۱۱۸۷ء میں جو صلیب سلطان نے فتح کی تھی واپس کر دی جائیگی اور تمام اہل شہر کو امان مل جائے گی - باہمی گفت و شنید ناکام ہوگئی اور سلطان نے جنگ کی تیاری شروع کر دی - صلیبی سپاہی بھی چڑھ دوڑے - لیکن ۱۲۲۱ کے آخر میں (Pelagius) پلیگیس کو صلح نامہ کرنا پڑا - جس کی رو سے باآسانی اُن کو پسپا ہونے کا موقع مل گیا -

چھٹی صلیبی جنگ (۱۲۲۸-۱۲۲۹ء)

چھٹی صلیبی جنگ کامیاب رہی - لیکن اس کی کامیابی ۱۲۲۱ کی ناکامی سے زیادہ تباہ کن تھی - چالیس سال کی جدوجہد کے بعد یروشلم ۱۵ سال کے لئے عیسائیوں کے قبضے میں رہا - لیکن ۱۲۴۴ء میں یروشلم اُن کے ہاتھوں سے نکل کر خوارزمیوں کے قبضے میں آ گیا -

سنیٹ لوئی کی ساتویں جنگ

۱۲۴۴ء میں ساتویں صلیبی جنگ میں سنیٹ لوئی نے صلیب تھام لی اور اپنی مقدور بھر طاقت خرچ کرکے اس نے اس امر کی کوشش کی کہ مجوزہ صلیبی جنگ کامیابی رہے - لیکن جلد ہی بیبارز (Bibars) کا اتنا زبردست زور پڑا کہ اس نے صلیبی سپاہیوں کو کچل کر رکھدیا -

آٹھویں صلیبی جنگ

پیٹر اول نے یروشلم کو آزاد کرانے کے لئے حلقہ شمشیر (آرڈر آف سورڈ) قائم کیا - اور یورپ بھر میں اُس نے پھر پرانی صلیبی روح کو از سر نو زندہ کرنے کی کوشش کی - ۱۳۶۵ کے خزاں میں اُس نے سکندریہ کو زیر و زبر کیا پھر مصر پہنچا - لیکن ۱۳۶۹ء

میں اسے قتل کر دیا گیا - اُس کے چانسلر نے یروشلم کی بازیابی اور حفاظت کے لئے جذبہ الفت مسیح کا حلقہ قائم کیا - ۱۳۰۸ء سے عثمانی ترکوں نے یورپ میں قدم جمانے شروع کر دیے - عیسائی بادشاہوں نے کوشش کی کہ مشرقی اور مغربی کلیساؤں میں اتحاد ہو جائے - تاکہ متحدہ عیسائیت نئے خطرے کا مقابلہ کا کر سکے - اُس کا منطقی نتیجہ ۱۴۴۴ء کی صلیبی جنگ تھی - عیسائیوں کو ترکوں کے ہاتھوں ورنا کے مقام پر شکست ہوئی -

نتائج (ماخوذ از انسائیکلوپیڈیا بری ٹنیکا)

ایک خاص لحاظ سے صلیبی جنگیں بالکل ناکام ثابت ہوئیں - اُن کا نتیجہ یہ نکلا بجائے اس کے کہ اُن کے خاتمے پر عیسائی مشرق پر قابض ہوتے - مغرب کو اسلامی مشرق نے فتح کر لیا -

پھر ۱۲۴۴ء سے ۱۹۱۸ء تک یعنی سات سو سال کے لئے یروشلم اور فلسطین کی مقدس سر زمین ترکوں یعنی خدائے واحد کے پرستاروں کے قبضے میں رہی - ۱۹۱۸ء میں دوسری جنگ عظیم میں ترکوں کو شکست ہوئی - تو فلسطین کو اُن سے چھین لیا گیا - اور اُسے آزاد کر دیا گیا - دنیا بھر کے یہودی اور عیسائی طاقتیں مل بیٹھیں - اور اُنہوں نے فلسطین کو یہودیوں کا گھر بنانے کی سازشیں شروع کر دیں - اسلام کے روایتی دشمنوں نے ۱۹۱۸ء میں اعلان بالفور تیار کیا - تاکہ یہودی ریاست قائم کی جا سکے - ۱۹۴۹ء میں ان کی مکاری رنگ لائی - اور نام نہاد ریاست اسرائیل وجود میں آ گئی - اس طرح خلافت عثمانی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے - اور اسے چھوٹی چھوٹی اور کمزور عرب ریاستوں میں تقسیم کر دیا گیا - جو کہ کسی طاقتور دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتیں - یہودی ریاست قائم کرکے ان کے دل کو چھید کر رکھ دیا گیا - لگاتار سازشوں کے ایک ہزار سال بعد آخرکار صلیب

اور یہود کے پرستار کامیاب ہو گئے - اس کی بڑی وجوہ ترکوں کا زوال ، مسلم ممالک میں نااتفاقی اور عربوں کی حماقت اور کمزوری تھیں - اس کی ایک اور وجہ یہ بھی تھی کہ دنیا بھر کے مسلمانوں نے توحید الہٰی کو ترک کر دیا تھا - ترک کرنے سے ہمارا مطلب یہ ہے - کہ شریعت اسلام پر عمل نہ کرنا - یعنی قرآن عظیم میں جو اللہ تعالٰی کے احکام ہیں ان کی پرواہ نہ کرنا -

امید واثق ہے کہ اس تعارف سے قارئین کرام کا ضمیر بیدار ہوگا اور اس کتاب کے مطالعے سے توحید یعنی اللہ تعالٰی کا ایک ہونا اور تثلیث یعنی تین خداؤں کے عقیدے سے وہ بخوبی واقف ہو جائیں گے -

توحید

توحید کے معانی یہ ہیں کہ خدا تعالٰی اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں - وہ یکتا ہے - کوئی اس جیسا نہیں وہ صمد ہے - کوئی اُس کا مقابل نہیں - وہ نرالا ہے - کوئی اُس کے جوڑ کا نہیں - وہ قدیم اور ازلی ہے - جس کا اول اور ابتدا نہیں - وہ ہمیشہ کو قائم اور ابدی ہے - جس کا آخر اور انتہا نہیں - وہ قیوم ہے - کہ اُس کو انقطاع نہیں - اور دائم ہے - جس کو کبھی فنا نہیں - بزرگی کی صفتوں سے موصوف ہمیشہ سے ہے - اور ہمیشہ رہے گا - زمانوں اور مدتوں کے گزرنے اور طے ہو جانے سے یہ نہیں کہہ سکتے - کہ وہ ہو چکا - بلکہ وہی سب سے اول اور وہی سب سے پیچھے اور وہی ظاہر اور وہی باطن ہے - خدا تعالٰی نہ جسم صورت دار نہ جوہر محدود اور ذی مقدار اور نہ منقسم ہو سکتا ہے - اجسام کا مشابہ نہیں - نہ خود جوہر ہے - نہ اس میں کوئی چیز جوہر حلول کئے ہوئے ہے - اور نہ وہ عرض ہے - اور نہ اس میں کوئی عرض حلول کئے ہوئے ہے بلکہ نہ وہ کسی موجود کے مشابہ ہے - نہ کوئی موجود اُس کے مانند ہے نہ اُس کے جوڑ کا

کوئی ہے ۔ نہ وہ کسی کے جوڑ کا ہے نہ کوئی اُس کے جوڑ کا ہے نہ مقدار اس کو محدود کر سکے ۔ اور نہ اطراف و جہات اس کو محیط کر سکتی ہیں ۔ اور نہ آسمان و زمین اس کو گھیر سکیں ۔ اور یہ کہ وہ عرش پر اس طرح ہے ۔ جس طرح کہ اس نے خود فرمایا ۔ اور جس اعتبار سے کہ اس نے قصد کیا ہے ۔ یعنی عرش کو چھونے اور اس پر جمنے اور جگہ پکڑنے اور اس میں حلول کرنے اور دوسری جگہ ٹلنے سے پاک ہے ۔ عرش اس کو نہیں اٹھاتا بلکہ عرش اور حاملین عرش کو اس کا لطف قدرت اٹھائے ہوئے ہے ۔ وہ عرش اور آسمان اور حدود زمین تک کی سب چیزوں کے اوپر ہے ۔ اور اس کی فوقیت اس طرح ہے کہ اس سے اُس کو نہ عرش سے قرب اور وہ نہ زمین سے دور ہو بلکہ عرش اور آسمان کے نزدیک ہونے اور زمین اور خاک سے دور ہونے سے اس کے مراتب بلند ہیں

باوجود اس کے وہ ہر موجود چیز سے قریب ہے ۔ اور بندے کی رگ گردن سے بھی قریب تر ہے ۔ سب چیزوں کے پاس موجود ہے کیونکہ اُس نزدیکی اجسام کے نزدیک ہونے کے مشابہ نہیں ۔ اور یہ کہ وہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا ۔ اور نہ اس میں کوئی شے حلول کرے اس امر سے برتر ہے کہ کوئی مکان اس کا محیط ہو نہ وقت اسے گھیر سکتا ہے ۔ بلکہ وہ مکان اور زمان کے بننے سے پیشتر موجود تھا ۔ اور وہ اب بھی ویسا ہی ہے ۔ جیسا پہلے ہی تھا اور یہ کہ وہ اپنی مخلوق سے اپنی صفات میں جدا ہے ۔ نہ اُس کی ذات میں اس کے سوا دوسرا اور نہ کسی دوسرے میں اُس کی ذات ہے اور یہ کہ وہ بدلنے اور انتقال سے بری ہے ۔ نہ حوادث اُس میں حلول کریں نہ عوارض اس پر نزول کرتے ہیں بلکہ وہ اپنی بزرگی صفات میں فنا اور زوال سے ہمیشہ منزہ رہتا ہے ۔ اور اپنی صفات کمال میں کسی زیادتی کی اُس کو حاجت نہیں جس سے اُس کا کمال پورا ہو ۔ اور

یہ کہ اُس کا وجود بذات خود معلوم ہے۔ اور اس کا انعام اور احسان اچھے لوگوں پر جنت میں یہ ہے۔ کہ اپنی دولت دیدار اور لذت رویت کو پورا کرنے کے لئے اپنی ذات کو آنکھوں سے دکھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ زندہ اور قادر ہے۔ اور جبار اور قاہر نہ اُس کو ماندگی عارض ہو نہ قصور اور نہ غفلت ہو۔ نہ خواب نہ فنا اس پر آوے نہ موت۔

وہی ہے ملک اور ملکوت والا اور عزت و جبروت کا مالک سلطنت اور قہر اور امر سب اُس کا ہے۔ آسمان اور مخلوقات سب اُس کے زیرنگیں ہیں۔ پیدا کرنے اور اختراع میں وہی نرالا ہے۔ اور ایجاد اور ابداع میں وہی یکتا خلق کو اور اُن کے اعمال کو بیدار کیا۔ اور اُن کے رزق اور موت کا اندازہ مقرر فرمایا۔ کوئی قدرت کی چیز اُس کے قبضے سے جدا نہیں۔ اور نہ اُس کی قدرت سے کاموں کے تغیرات علیحدہ۔ نہ اُس کی قدرت کی چیزوں کا احصار ہو سکتا ہے نہ اُس کے معلومات کی انتہا ہے خدا تعالیٰ سب معلومات کو جانتا ہے۔ زمین کی تہوں سے لے کر آسمان کے اوپر تک جو کچھ ہوتا ہے۔ سب پر محیط ہے۔ اُس کے علم سے ایک ذرہ بھر بھی آسمان اور زمین میں چھپا ہوا نہیں۔ بلکہ کالی رات میں سخت پتھر پر چیونٹی کے رینگنے کو اور ہوا کے بیچ میں ذرہ کے چلنے کے جانتا ہے۔ چھپی اور کھلی بات کو معلوم کر لیتا ہے۔ اور دلوں کے وسوسوں اور خطروں اور باطن کے پوشیدہ اسرار پر مطلع ہوتا ہے۔ اُس کا علم قدیم ازلی ہے۔ ایسا علم نہیں۔ کہ اُس کی ذات میں حلول اور انتقال سے نیا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ نے کائنات کو ارادے سے بنایا اور سب چیزوں کا انتظام وہی کرتا ہے۔ کہ ملک اور ملکوت میں جو کچھ تھوڑا یا بہت چھوٹا بڑا خیر یا شر نفع یا ضرر ایمان یا کفر و معرفت یا جہالت کامیابی یا محرومی

زیادتی یا کمی اطاعت یا معصیت ہوتی ہے۔ اور وہ سب اُس کے حکم اور تقدیر اور حکمت اور خواہش سے ہوتی ہے۔ وہ مبدی ہے۔ اور وہی معید ہے۔ جو چاہتا ہے۔ وہ کرتا ہے۔ کوئی اُس کے حکم کا رد کرنے والا نہیں۔ اور نہ کوئی اُس کی قضا کا پیچھے ہٹانے والا ہے۔ اگر سب انسان اور جن اور فرشتے اور شیطان متفق ہو کر علم میں کسی ذرہ کو بغیر اُس کے ارادے اور خواہش کے حرکت یا سکون دینا چاہیں۔ تو یہ اُن سے کبھی نہ ہو سکے گا۔ اُس کا ارادہ تمام اور صفتوں کے ساتھ اُس کی ذات سے قائم ہے۔ اور وہ ہمیشہ سے ان اوصاف کے ساتھ متصف رہا۔ چیزوں کے ہونے کو جن وقتوں میں کہ مقرر فرمایا۔ ارادہ ازل میں کیا۔ تو جیسا ارادہ کیا۔ اسی طرح اپنے اپنے وقتوں میں بغیر کسی طرح کے تقدم اور تاخر کے موجود ہوئیں۔ بلکہ اُس کے علم کے موافق اور اُس کے ارادے کے مطابق بغیر اسی طرح کے تبدل اور تغیر کے واقع ہوئیں۔ امور کا انتظام اسی طرح فرمایا۔ کہ اس میں نہ فکروں کی ترتیب کی نوبت ہوئی۔ نہ کچھ دیر کا انتظار اور اسی وجہ سے کوئی شان اور حال اُس کو دوسری شان سے غافل نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہے۔ سنتا دیکھتا ہے۔ کوئی سننے کی چیز کیسی ہی خفیہ ہو۔ اور دیکھنے کی چیز کیسی ہی باریک ہو۔ اُس کے سننے اور دیکھنے سے بچ نہیں سکتی۔ نہ دوری اُس کے سننے کی مانع ہو۔ نہ تاریکی اُس کے دیکھنے کی مزاحم دیکھتا ہے۔ مگر صدقہ چشم اور پلک سے منزہ ہے۔ اور سنتا ہے۔ مگر کانوں اور اُس کے سوراخ سے مبرا ہے۔ جیسے علم میں دل سے اور پکڑنے میں عضو سے اور پیدا کرنے میں آلات سے پاک ہے۔ اس لئے کہ جیسے اُس کی ذات پاک مخلوق کی ذات کی طرح نہیں۔ اس طرح اُس کی صفتیں بھی مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں۔

اللہ تعالٰی کلام کرنے والا۔ اور اپنے کلام ازلی قدیم جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ھے۔ امر اور نہی اور وعد و عید فرماتا ہے۔ اُس کا کلام خلق کے کلام کے مشابہ نہیں۔ کہ ھوا کے اندر سے یا اجرام کے صدمے سے آواز ھوتی ھو۔ یا زبان کی حرکت اور ھونٹوں کی مطابقت سے صرف پیدا ھو۔ بلکہ ان سب سے جداگانہ ھے۔ اور قرآن و توریت و انجیل اور زبور اُس کی کتابیں ہیں جو انبیاء علیہ اسلام پر اتریں۔ اور قرآن مجید کی تلاوت زبانوں سے ھوتی ہے اور دلوں میں حفظ کیا جاتا ہے۔ اور باوجود اُس کے وہ قدیم ہے۔ اور خدا تعالٰی کی ذات پاک کے ساتھ قائم ھے اُس سے جدا نہیں ھو سکتا۔ کہ علیحدہ ھو کر اوراق میں منتقل ھو جائے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے خدا تعالٰی کے کلام کو آواز اور حروف کے بغیر سنا۔ جس طرح کہ نیک لوگ آخرت میں اللہ تعالٰی کی ذات کو جوھر اور عرض کے بغیر دیکھیں گے۔ اور جب کہ اللہ تعالٰی میں یہ صفات ہیں۔ تو وہ زندہ اور عالم اور قادر اور سمیع اور بصیر اور متکلم صرف اپنی ذات سے نہیں بلکہ حیات اور قدرت اور سمیع اور بصیر اور کلام سے ھے۔

جو چیز سوا اُس کے موجود ھے۔ وہ اُسی کے فعل سے حادث وہ اُسی کے عدل سے فیض یاب ھے۔ اور سب سے اچھی طرح اور اکمل اور اُتم اور عدل طور پر اس کا ظہور ھوا ھے۔ اور اللہ تعالٰی اپنے افعال میں حکیم اور اپنے احکام میں عادل ھے۔ اُس کے عدل کو بندوں پرقیاس نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ بندے سے ظلم متصور ھو سکتا ھے۔ خدا تعالٰی سے ظلم متصور نہیں ھو سکتا۔ غرض کہ جو کچھ اُس کے سوا ھے۔ انسان اور جن اور فرشتہ اور شیطان اور آسمان اور زمین اور حیوان اور سبزہ اور جمادات اور جوھر اور عرض

اور مدرک اور محسوس وہ سب حادث ہیں ۔ اس نے اپنی قدرت سے
اُس کو عدم سے اختراع کیا ۔ اور پردۂ نیستی سے نکال کر ہست
فرمایا ۔ کیوں کہ ازل میں وہ اکیلا موجود تھا ۔ نہ دوسرا کوئی
اُس کے ساتھ تھا بعد اُس کے اپنی قدرت کے ظاھر کرنے اور ارادہ
سابق کے مستحق کرنے کے لئے خلق کو پیدا کیا ۔ یہ نہیں ۔ کہ
اُس کو خلق کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت ہوئی۔ پیدا کرنے اور
احتراع کرنے میں صرف فضل کرتا ہے ۔ نہ یہ کہ اُس پر یہ
امور واجب ہوں ۔ پس فضل اور احسان اور نعمت اور صفت سب
اسی کے لئے سزا وار ہے ۔ اس لئے کہ وہ اس بات پر قادر تھا ۔ کہ
اپنے بندوں پر طرح طرح کے عذاب ڈال دیتا ۔ اور اُن کو اقسام
مصائب اور آلام میں مبتلا کر دیتا ۔ اور یہ امور اُس سے عدل کے
طور پر ہی ہوتے ۔ نہ برے ہوتے ۔ نہ ظلم اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار
بندوں کی طاقتوں پر انہیں اپنے کرم اور وعدہ کے بموجب ثواب
عنایت فرماتا ھے ۔ بندے کے استحقاق کی جہت سے او اپنے اوپر
لازم ہونے کے سبب سے نہیں دیتا ۔ اس لئے کہ اس پر کسی کے لئے
کوئی فعل واجب نہیں دیتا ۔ اور نہ اس سے کوئی ظلم متصور ہو
سکتا ھو اور نہ کسی کا اس کوئی حق واجب اور اُس کا حق
طاعتوں میں خلق پر واجب ھے ۔

اللہ تعالیٰ کے متعلق عقیدہ

تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا ۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے
سے موجود ھوا ۔ اللہ تعالیٰ ایک ھے ۔ وہ کسی کا محتاج
نہیں ۔ نہ اُس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا ۔ کوئی
اُس کے مقابل نہیں ۔ وہ ھمشہ سے ھے ۔ اور ھمیشہ رھے گا ۔ کوئی
چیز اُس کے مثل نہیں ۔ وہ زندہ ھے ۔ ھر چیز پر اُس کو قدرت ھے ۔
کوئی چیز اُس کے علم سے باھر نہیں ۔ وہ سب کچھ دیکھتا ۔

سنتا ہے کلام فرماتا ہے - لیکن اُس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں - جو چاہے کرتا ہے - کوئی اُس کی روک ٹوک کرنے والا نہیں - وہی پوجنے کے قابل ہے - اُس کا کوئی شریک نہیں اپنے بندوں پر مہربان ہے - بادشاہ ہے - سب عیبوں سے پاک ہے - وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے - وہی عزت والا ہے - بڑائی والا ہے - ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے - اُس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں - گناہوں کو بخشنے والا ہے - زبردست ہے - بہت دینے والا ہے - روزی پہنچانے والا ہے - جسکی روزی چاہے تنگ کر دے - جس کو چاہے بست کر دے - جس کو چاہے عزت دے - جس کو چاہے ذلت دے - انصاف والا ہے - بڑے تحمل اور برداشت والا - خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے - دعا کا قبول کرنے والا ہے - سمائی والا ہے - وہ سب پر حاکم ہے - اُس پر کوئی حاکم نہیں - اُس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں - وہ سب کا کام بنانے والا ہے - اُسی نے سب کو پیدا کیا ہے - وہی قیامت کے دن پھر پیدا کرے گا - اُس کی نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں - اُس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا - گناہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے - جو سزا کے قابل ہیں - اُن کو سزا دیتا ہے - وہی ہدایت کرتا ہے - جہاں میں جو کچھ ہوتا ہے - اُس کے حکم سے ہوتا ہے - بغیر اُس کے حکم کے ذرہ بھی نہیں ہل سکتا - نہ وہ سوتا ہے نہ وہ اونگھتا ہے - وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں - وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے - اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اُس کو حاصل ہیں - اور بری اور نقصان کی کوئی صفت اُس میں نہیں - نہ اس میں کوئی عیب ہے -

اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں - اور ہمیشہ رہیں گی - اور

اس کی کوئی صفت کبھی نہیں جا سکتی - مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے -

عالم میں جو کچھ برا بھلا ہوتا ہے - سب کو اللہ تعالیٰ اُس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ اُسے پہلے سے جانتا ہے - اور اپنے جاننے کے موافق اُس کو پیدا کرتا ہے - تقدیر اُسی کا نام ہے - اور بڑی چیزوں کے پیدا کرنے میں بھید ہیں - جن کو ہر ایک نہیں جانتا -

بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے - جس سے وہ گناہ اور ثواب کا کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں - مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے - گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں -

تثلیث

عیسائیت کا عقیدہ تثلیث سادہ الفاظ میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے "باپ خدا ہے - بیٹا (یسوع مسیح) خدا ہے - اور روح القدس خدا ہے - اس کے باوجود وہ تین خدا بلکہ ایک خدا ہے"

اس طرح وہ تینوں ایک کل کے جزو بن جاتے ہیں - اُن کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا - مزید براں عسائیوں کا عقیدہ یہ بھی ہے - "کہ خدا کی ذات تکمیل کے لئے بیٹے کا وجود ضروری ہے" - اور یہ بھی کہتے ہیں "کہ بیٹا، باپ کی روح ہے" - اس لئے حضرت عیسیٰ کو خدا کے طور پر پوجا جاتا ہے -

تقریباً سبھی عیسائی عقیدہ تثلیث کو مانتے ہیں - لیکن اُن کے دو فرقے جن کے نام یونی ٹیرین اور جہو وائٹ (واچ ٹاور) ہیں - سختی سے اُس عقیدے کے خلاف ہیں - وہ عقیدہ تثلیث کو اپنے ایمان کا بنیادی جزو تسلیم نہیں کرتے - تاہم عیسائیوں کی کل آبادی مین اُن کی معمولی سی اقلیت ہے - اور عددی لحاظ سے ان کی کوئی

اهمیت نہیں ہے - واچ ٹاور نے ایک مونوگرام یعنی پمفلٹ شائع کیا ہے - جس میں انہوں نے اُس عجیب عقیدے پر فلسفیانہ بحث کی ہے - اور عقیدہ تثلیث کے بخئیے اُدھیڑ کر رکھ دئے ہیں -

انگریزی کی ضرب المثل "چور کو پکڑنے کے لئے چور کو ہی اس کے پیچھے لگاؤ" پر عمل کرتے ہوئے ہم نے مندرجہ بالا رسالے کو اگلے صفحوں میں نقل کر دیا ہے - تا کہ اس خصوصی عیسائی عقیدہ کا جائزہ لیا جا سکے -

تثلیث - اسرار الٰہی یا مشرکانہ دیومالا

"عیسائیوں کے مختلف الخیل فرقے — کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں — غالباً تثلیث سے زیادہ اور کسی عقیدے پر متفق نہیں ہیں - جن لوگوں نے تثلیث پر ایمان لانے سے انکار کر دیا - اُن پر لعن طعن کی گئی اور اُنہیں برادری سے نکال دیا گیا - اور اُن پر سختی کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ اُنکو زندہ بھون کر رکھدیا گیا -

کیتھولک انسائیکلوپیڈیا میں درج ہے "تثلیث وہ - اصطلاح ہے - جسے عیسائی مذہب کے مرکزی عقیدے کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے . . . . .

باپ خدا ہے - بیٹا خدا ہے - اور روح القدس خدا ہے - اور اُس کے باوجود خدا تین نہیں بلکہ ایک ہے . . . . یہ تینوں ہستیاں ہمیشہ سے ساتھ ساتھ چلی آ رہی ہیں تینوں ایک دوسرے کے ہم مرتبہ ہیں اور تینوں ہی غیر مخلوق اور قادر مطلق ہیں -"

بھلا یہ کیسے ممکن ہے - یہ خدا تین ہوں مگر سمجھا ایک ہی جائے - بھلا تین قادر مطلق ہستیاں کیسے ہو سکتی ؟ دعویٰ یہ کیا جاتا ہے - کہ تثلیث ایک اسرار الٰہی ہے - اور اس لئے یہ

ھر کسی کے فہم و ادراک سے بالا ھے - یہ سچ ھے - کہ کچھ باتیں ایسی ھیں - جن کو ھم سمجھ نہیں سکتے - مثلاً اللہ تعالیٰ کی ذات ازلی وابدی کیسے ھو ؟ لیکن ذات خدا ولدی کی ابدیت کا عقیدہ معقول بھی ھے اور صحف آسمانی کے مطابق بھی - بلکہ اس عقیدے کے برعکس رائے قائم کرنے سے مذید کئی اور سوال پیدا ھو جاتے ہیں - لیکن کیا تثلیث صحف آسمانی کے مطابق ایک معقول عقیدے ہے ؟

مشرکانہ ماخذ

انجیل میں تثلیث کی اصطلاح کہیں بھی نہیں ملتی - اور مذھبی تحریروں میں اس کا ذکر پہلی دفعہ دوسری صدی کے خاتمے کے قریب نظر اتا ھے- ۳۲۵ء میں نائیس کے مقام پر جو کونسل منعقد ھوئی - اُس میں اسے نئے نئے اختیار شدہ سرکاری مذھب کا اھم ترین عقیدہ قرار دیا گیا - کونسل کے صدر مشرک شہنشاہ قسطنطین نے اس عقیدے کی بھر پور حمایت کی -

ھو سکتا ھے کہ اس تحریک کی حمایت کرتے وقت قسطنطین نے سیاسی مصالح کو نظر میں رکھا ھو - لیکن یہ بات شک و شبہ سے بالا تر ھے - کہ اسے اس عقیدے کے حق میں کوئی دقت نہ ھوئی کیونکہ یہ افلاطون کے مقبول عالم مشرکانہ فلسفہ کا ھی ایک جزو تھا - اُس کا یہ مطلب نہیں کہ اُس عقیدے کی بنیاد افلاطون نے رکھی تھی - ھر گز نہیں - بلکہ اس کی ابتدا تو نمرود کے زمانے میں ھوئی - جس کے متعلق انجیل میں درج ھے ”وہ حام کا دیوتا تھا اور حضرت مسیح کے زمانے سے قبل کا عظیم شکاری تھا“ اس نے اپنی ھی ماں سے شادی کی تھی - اور بعد ازاں اس کو دیوتا مان کر اس کی پوجا کی گئی - اس کی ماں اور بیوی سمیرا کو بھی دیوی کا درجہ دیا گیا - اور اس طرح قدیم اھل بابل دیوی دیوتاؤں کی تثلیث پر ایمان رکھتے تھے - نمرود باپ بھی اور بیٹا بھی اور سمیرا ماں -

مورخ ھسلپ لکھتا ھے ”دنیا کے تمام قدیم قوموں میں تثلیث کا عقیدہ عالمگیر حیثیت رکھتا تھا۔“ اور ریلیجس ڈکشنری (ایبٹ) میں لکھا ھے ”ھندوں کے یہاں عقیدہ تثلیت ایک ممتاز حیثیت رکھتا ھے۔ اور مصری، ایرانی، روسی، جاپانی اور قدیم ترین یونانی دیو مالاؤں میں بھی یہ عقیدہ نظر آتا ہے“۔ ھندوستان کے قدیم غاروں میں پائے جانے والے مندروں میں سے ایک پریہ کتبہ لکھا ہوا تھا ”ایک خدا تین روپ“۔

چینی مذھب تاؤازم میں بھی تین خداؤں کو مانا جاتا ھے۔ جن میں دوسرے نمبر پر خود اس کا بانی لاوٹسے آتا ھے۔

سہایان بدھ پرست بھی یثلیث کو مانتے ہیں۔ وہ ایک ایسی دیوی کے پجاری ہیں۔ جس کے تین جسم ہیں۔ اور جیسے تویکیا کے نام سے پکارا جاتا ھے۔ کچھ جاپانی بھی ایک تین سروں والی دیوی سان پاوفو کی پوجا کرتے ہیں۔ ویدک تحریروں میں اگنی کا ذکر آتا ھے۔ جو سورج، آگ اور بجلی کی تین سروں والی اگنی دیوی ھے۔

مندرجہ ذیل جدول میں مختلف تثلیثوں کو ظاھر کیا گیا ھے اور اُن دیوی دیویاوں کو بھی جن سے مل کر وہ بنتی ہیں۔

مصری :	سراپیس (سانڈ)	آئیس (گئو پونم)	ھورس (بچہ)
بابل :	انور	ان لیل	ایا
زرشتی :	ھرمز	اناھتا	متھرا
ھندو مت :	برھما	وشنو	شیوا
بدھ مت :	بدھ	بودھی سات	گوتم
یونانی :	زی اس	اتھے نی	اپولو
سینکنڈے نیویا :	اودھن	تور	فرے

(اورجن اینڈ ایوولیوشن آوری جن از ھوپکنس (صفحہ ۲۹۳ - ۳۰۷)

مذھبی صحیفے تثلیث کی نفی کرتے ہیں ۔

یہ بات کہ عیسائی صحیفوں میں اکثر باپ ، بیٹے اور روح القدس کا اکٹھا ذکر ہوتا ھے ۔ بجائے خود یہ ثابت نہیں کرتی کہ یہ تینوں برابر ہیں ۔ اور ھمیشہ سے اکٹھے ساتھ چلے آ رھے ہیں ۔ زیادہ سے زیادہ ھم یہ کر سکتے ہیں ۔ کہ اس سے ان کا اتحاد یا مکمل ھم آھنگی ظاھر ھوتی ھے ۔

تثلیث کو ثابت کرنے کے لئے عام طور پر انجیل یوحنا (۵ : ۷) کا حوالہ دیا جاتا ھے ۔ حقیقتاً انجیل میں صرف اسی جگہ تثلیث کا ذکر ھے اس میں لکھا ھے ۔ ”باپ کلمہ اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں“ ۔ تاھم تمام جدید ماھران انجیل نے اس فقرے کو جھوٹا اور بناوٹی کہہ کر ٹھکرا دیا ھے ۔ اس فقرے کا اسکندریہ ، سنائی ، وے ٹی کن ، جیسے مستند مسودات میں ذکر تک بھی نہیں ۔ اسی طرح کیتھولک ولگیٹ کے بہت سے مسودات میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں ۔ درحقیقت اس عقیدے کو یونانی مسودے میں یوحنا کے مکتوب لکھنے کے تیرہ سو سال بعد داخل کیا گیا ۔

یک اور حوالہ جس کا اکثر ذکر کیا جاتا ھے ۔ انجیل یوحنا (باب ۱ : ۱) میں ھے ”ابتدا میں کلمہ تھا ۔ اور کلمہ خداوند کے ساتھ تھا ۔ اور کلمہ خداوند تھا“ زیادہ سے زیادہ اس سے خدا کی دوئی ثابت ھو سکتی ہے مگر تثلیث تو نہیں ۔ تاھم اصل یونانی کتاب میں اصطلاح خداوند کے پہلے لفظ ”دی“ مذکور ھے ۔ جو تخصیص کے لئے استعمال کیا گیا ۔ اور پس ھم جدید ترجموں میں اس طرح لکھا ھوا پاتے ہیں ”اور کلمہ الہامی تھا“ (گڈسپیڈ موفٹ) یا کلمہ خداوند کے ساتھ تھا اور کلمہ ایک دیوتا تھا ۔ (نیو ورلڈ ٹرانسیشن) عقیدہ تثلیث کی مزید تائید میں حضرت مسیح کے یہ الفاظ جو یوحنا (باب ۱۰ : ۳۰)

میں منقول ہیں - پیش کئے جاتے ہیں ''میں اور میرا باپ ایک ہیں''۔ یہاں بھی آپ ملاحظہ کریں گے - کہ خدا کی دوئی کا ذکر ہے مگر تثلیث کا نہیں - حقیقتاً اس سے حضرت عیسیٰ کا مطلب برابری نہیں بلکہ مقصد کی ہم آہنگی تھا - جیسا کہ اُن کی دعا جو انہوں نے اپنے ماننے والوں کے لئے مانگی سے ظاہر ہوتا ہے ''کہ وہ سب ایک ہو جائیں جس طرح تم اے باپ مجھ میں ہو اور میں تم میں ہوں - اسی طرح وہ بھی ہم میں سے ایک ہو جائیں'' - (یوحنا ۱۷ : ۲۱)

''خداوند گوشت پوست میں عیاں تھا'' یہ ایک اور انجیل حوالہ ہے جو تثلیث کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے (ٹموتھی ۳ : ۱۶) تاہم اب جدید تراجم میں دیکھیں گے - کہ لفظ خداوند کی بجائے لفظ ''وہ'' استعمال کیا گیا ہے - اسم ضمیر ''وہ'' یسوع مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے - (دیکھیں امریکن سٹینڈرڈ ورشن : موفٹ - گڈسپٹر - ادرہم)

اگر بیٹا باپ کی مانند غیر مخلوق اور ابدی و ازلی ہو - تو اُس کے متعلق یہ کیوں کہا جاتا ہے - کہ وہ تمام مخلوقات میں سب سے پہلے پیدا کیا گیا ہے یا ''خداوند تعالیٰ کی مخلوق کی اُس سے ابتدا ہوئی'' حالانکہ اس کے باپ کے لئے کہا گیا ہے ''وہ ازل سے ابد تک ہے'' (مناجات ۹ : ۲) (کولوسیئنز ۱ : ۱۵ الہام ۳ : ۱۴) اور اگر بیٹا خدا تعالیٰ کے ہم مرتبہ اور قادر مطلق ہے تو پھر حضرت عیسیٰ نے یہ کیوں کہا ''میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتا'' اور ''میرا باپ مجھ سے زیادہ بڑا ہے'' اور ایک خدا کس طرح دو گواہوں کا کام کر سکتا ہے ؟ یوحنا (۵ : ۳ ، ۸ : ۱۷ ، ۱۴ : ۲۸)

عقیدہ تثلیث غیر معقول ہے :—

بیٹے نے ''جن تکلیفوں میں وہ متبلا ہوا - اُن سے حکم کی تعمیل

سیکھی'' کس کے حکم کی تعمیل ؟ کیا اپنے ہی حکم کی ؟ اور جب اُس نے یہ دعا مانگی ''میری مرضی کے مطابق نہ ہو - بلکہ تیری رضا کے مطابق ہو'' تو کیا اس کا مطلب تھا کہ میری مرضی کے مطابق نہ ہو - ظاہر ہے کہ اس طرح یہ فقرہ بالکل بے معنی ہو جاتا ہے - اور کیا جب حضرت عیسیٰ نے اس طرح اپنے باپ سے دعا مانگی - کیا وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہے تھے ''یسوع نے اپنے آپ کو خوش نہیں کیا'' لیکن اُس نے خدا تعالیٰ کو مزید خوش کیا - اگر حضرت عیسیٰ بھی خدا ہیں - تب تو حضرت عیسیٰ نے یقیناً اپنے آپ کو ہی خرش کیا تھا -

حضرت عیسیٰ نے شیطان کو بتلایا کہ وہ صرف سچے خدا کی عبادت کر سکتے ہیں - تو کیا وہ اپنی عبادت آپ ہی کرتے تھے ؟ (میتھیو ۴ : ۱۰ ، ۲۶ : ۳۹ رومن ۳ : ۵ ، هبریوز ۵ : ۸)

اور اب روح القدس کے متعلق کچھ بیان ہو جائے - کیا ایک آدمی دوسرں کے اوپر انڈیلا جا سکتا ہے - کیا لوگ ایک شخص کے ساتھ بپتسمہ دئے جا سکتے ہیں ؟ اور اگر وہ باپ اور بیٹے کے برابر ہے تو اُس کا اتنا تھوڑا ذکر کیوں کیا گیا ہے ؟ سٹیفن اور یوحنا نے باپ اور بیٹوں کو الہامی خوابوں میں دیکھا لیکن روح القدس کو نہیں - کیوں ؟ (میتھو ۳ : ۱۱ قوانین ۲ : ۱۷ الہام ٦ : ۱ : ۵)

آپ کے خیال کے مطابق کونسی جمع صحیح ہے ؟

۱+۱+۱=۱

۱+۱+۱=۳

خدا کا فرمان ہے ''اب آؤ اور ہم باہم افہام و تفہیم سے سمجھ لیں'' (یسیاہ ۱ : ۱۸) عقیدہ تثلیث کے حامی خود مانتے ہیں کہ یہ

عقیدہ ''ادراک و فہم سے ماورا ہے'' اور اوپر ہم نے کافی اسناد اس بات کے ثبوت میں پیش کی ہیں کہ یہ عقیدہ غیر الہامی ہے اور صحف مقدسہ میں اس کا ذکر تک نہیں - مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے - کہ انجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ وہی سچی ذات ہے جس کی سب چیزیں ہیں اور حضرت یسوع مسیح کے ذریعہ سب چیزیں ہیں - (کرنتھیون ۸ : ۶) اور روح القدس (یونانی اصطلاح کا لفظی ترجمہ ''ہوا'') اللہ تعالیٰ کی پرجوش طاقت ہے - جس کے ذریعے اُس کے مقاصد پورے کئے جاتے ہیں - ''(زکریا ۴ : ۶)''

مذاہب عالم

کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم دنیا کے مذہب کا جائزہ لیں - تا کہ اُن کے بنیادی اصول اُجاگر ہو جائیں - اُن کے تقابلی مطالعہ سے ہم اُن کو بہتر طریق سے سمجھ سکیں گے - کچھ مذاہب ایسے ہیں، جن کی ابتدا توحید کی تبلیغ سے ہوئی - لیکن مرور زمانہ کے ساتھ اُنہوں نے جادۂ مستقیم کو چھوڑ دیا - اور توحید خداوندی میں تاویلیں کرکے اُسے اپنے اوہام کے مطابق ڈھال لیا - دوسرے مذہب شروع ہی سے مشرکانہ تعلیمات کے حامل تھے اور ان کے پیرو بت پرستی کرتے ہیں -

یہودیت

تاریخ یہود چالدیہ میں اُر کے مقام سے حضرت ابراہیم کی دعوت سے شروع ہوتی ہے - آئین یہود حضرت موسیٰ کو کوہ سینا پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا - آخر کار ۷۲۲ ق م میں اسیریا نے اسرائیلیوں کو تباہ کر دیا - اُنہوں نے یروشلم کو تہ و بالا کر دیا - ایرانیوں نے اسیریوں کو شکست دے کر بابل کو فتح کر لیا - اور اُنہوں نے یہودیوں کو یروشلم میں معبد دوبارہ بنانے کی اجازت

دے دی ۔ آخر عزیر نے ترمیم شدہ آئین کو (تورا) نافذ کیا ۔ جدید یہود دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں ۔

قدامت پسند عالمان دین اور قدرے آزاد خیال یا تجدید پسند ۔ اول الذکر تو اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل ایمان رکھتے ہیں ۔ جب کہ موخرالذکر عیسائیت کے قریب ہیں ۔

بنی اسرائیل یعنی یہود نے اپنے نجات دھندہ حضرت موسیٰ کی زندگی ہی میں بت پرستی شروع کر دی تھی ۔ جب حضرت موسیٰ گئے ہوئے تھے ۔ تو وہ سامری کے دباؤ میں آ گئے جس نے اُن کے لئے ایک بچھڑا بنایا تھا ۔ وہ اُس کے ارد گرد پوجا کے لئے بیٹھ گئے ۔ حضرت موسیٰ کو اپنی واپسی پر اس بات کا علم ہوا اور وہ حیران و ششدر رہ گئے ۔ اُنہوں نے بت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۔ اُسے جلا کر اُس کی راکھ کو سمندر میں پھینک دیا ۔

وقتاً فوقتاً یہودی بت پرستی میں لگ جاتے ۔ اُن کے نبی ایزیکیل کو انہیں مندرجہ ذیل الفاظ میں بڑی سخت تنبیہ کرنا پڑی ''اور تمہاری قربان گاہیں اُجڑ جائیں گی ۔ اور تمہارے بت پاش پاش کر دیئے جائیں گے ۔ اور میں تمہارے مقتولوں کو تمہارے بتوں کے آگے ڈال دوں گا ۔ اور میں بنی اسرائیل کی مردہ لاشوں کو اُن کے بتوں کے آگے رکھ دوں گا ۔ اور تمہاری قربان گاہوں کے ارد گرد تمہارے گھروں کو میں منتشر کر دوں گا ۔'' (باب ۲ سطر ۴-۵)

اس باب کی چھٹی سطر میں ان کو مزید تنبیہ ان لفظوں میں کی ہے ۔

''تمہارے بت توڑ دیئے جائیں اور ختم کر دیئے جائیں ۔ تمہاری مورتیوں کو توڑ پھوڑ کر گرا دیا جائے اور تمہاری

تعمیرات برباد کر دی جائیں" اسرائیل کو یہ سزائیں بت پرستی کی پاداش میں بھگتنا پڑیں۔

مگر انہوں نے بت پرستی نہ چھوڑی۔ بعد ازاں اُنہوں نے حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا قرار دے دیا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ حضرت عزیر نے ایران کے بادشاہ آرٹیکسمرنکیز کے عہد حکومت میں اُس کا ایک خاص فرمان موصول ہونے پر یروشلم کے معبد کو ازسرِنو تعمیر کرایا تھا۔ بے شک یہ عزیر ہی تھے۔ جس نے اُن کی عظمت رفتہ کو بحال کیا۔ اور اُن کے معبد کو پھر سے تعمیر کیا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ایک ایسے ولی کو جس نے یہ سب کام ایک فانی بادشاہ کی سر پرستی میں کئے۔ خدا ہی قرار دے دیا جائے۔ آج بھی یہودی ایک قسم کی بت پرستی کرتے ہیں۔ ہر سال وہ یروشلم میں دیوار گریہ کے پاس اکٹھے ہو کر امداد کے لئے اپنے لبیرن کو پکارتے ہیں۔

عیسائیت

یہ اُن لوگوں کا مذہب ہے جن کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح اللہ تعالیٰ کے ممتاز مظہر تھے۔ آج سے تقریباً ۲ ہزار سال پہلے فلیسطینی یہودیوں کے فرقے کی شکل میں عیسائیت کا آغاز ہوا۔ عیسائی یہودی صحیفوں پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن ان کا یہ عقیدہ انہیں یہودیوں سے ممتاز کرتا تھا۔ کہ مسیح موعود یا یسوع، حضرت عیسیٰ کی شکل میں اس زمین پر ظاہر ہو چکا ہے۔ اُن کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو رومی حاکم کے حکم پر اُس وقت کی مروجہ سزا یعنی صلیب پر چڑھا کر مروا دیا گیا تھا۔ اس حاکم کا نام پونٹی اس پائیلیٹ تھا۔ اور اُس نے یہ احکام یہودیوں کے مذہبی رہنماؤں کے کہنے پر جاری کئے تھے۔ جو حضرت عیسیٰ کے مسیحیت کے دعوے کو اپنے

مذہب کی بے حرمتی تصور کرتے تھے ۔ اور اُن کو یہ بھی ڈر تھا ۔ کہ اس عقیدے کو تسلیم کرنے سے اُن کی اپنی حثیت خطرے میں پڑ جائے گی ۔

ابتدائی عیسایت کی تعلیم کا بنیادی جزو مسیح کی موت اور پھر سے زندہ ہونے کا عقیدہ تھا ۔ اس طرح حضرت عیسیٰ کو ایک نبی ماننے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ سمجھا گیا ۔

عیسائی مذہب کے افکار پر سب سے گہرا اثر سینٹ پال کے خطوط نے ڈالا ہے ۔ لیکن اس کے عملی مذہبی کام کے علاوہ اس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ اصرار تھا ۔ کہ عیسایت کو اپنے آبائی مذہب یعنی یہودیت کی قیود میں محدود نہ رکھا جائے ۔ اس طرح یہودیت سے تعلق ٹوٹنا لازمی ہو گیا ۔

سینٹ جان کے وعظ کی طرح پال کے خطوط نے اس عقیدے کو آگے بڑھایا ۔ کہ حضرت عیسیٰ صرف مسیح موعود ھی نہیں تھے ۔ بلکہ اُن کا درجہ اُس سے کہیں بلند تر تھا ۔ اور وہ ازل سے خدا کے بیٹے کی حیثیت سے زندہ تھے ۔ جن کے ذریعے تمام مخلوقات کو پیدا کیا گیا ۔ اُن دونوں نے اس عقیدے پر بھی زور دیا ۔ کہ حضرت عیسیٰ کی موت تمام انسانوں کے گناہوں کا کفارہ تھا ۔

عیسائیت کا بنیادی عقیدہ یہ ہے ۔ کہ انسان میں پیدائشی طور پر یہ نقص ہے ۔ کہ وہ گناہ گار ہے ۔ اور یہ گناہ اُس کے اندر اتنا جاگزیں ہو چکا ہے ۔ کہ اسے وہ اپنی کوششوں سے ختم نہیں کر سکتا ۔ اور صرف اس گناہ کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے با ہوش و حواس رابطہ قائم نہیں کر سکتا ۔

خدا حضرت عیسیٰ کی شکل میں آدمی بن کر اس دنیا میں آیا تاکہ دوسرے انسان اُس کو ٹھیک طرح سمجھ سکیں اور انسانیت کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ قوم اور نسل کے امتیازات سے بالاتر ہو کر مسیح کو خدا مان لے ۔ اور اس عقیدے کو اپنا جزو ایمان بنالے ۔

اخلاقی لحاظ سے عیسائیت جزوی طور پر دنیا کو اپناتی ہے ۔ اور جزوی طور اس کو ٹھکراتی ہے ۔

واچ ٹاور یعنی جیہووا والوں اور وحدانیت پسندوں کے سوا تمام عیسائی فرقے تثلیث پر ایمان رکھتے ہیں ۔ جس کا مطلب ہے ۔ تین طاقتوں کا اشتراک ۔ قدامت پسند عیسائیوں کا خدا (باپ ۔ بیٹا ۔ روح القدس) ۔ دوسرے لفظوں میں ایک میں تین ہی تثلیث ہے ۔ ایک خدا تین شخصیتوں میں جلوہ فرما ہے اور اُن کا مادہ ایک ہی ہے اس عقیدے کا مطلب تین خداؤں کو پوجنا ہے ۔ سینٹ پال نے اس عقیدے کو عیسائیت کا بنیادی جزو قرار دیا ۔ کہ مسیح ازل سے خدا کے فرزند تھے ۔

ہندو مت

ہندو مت الجھنوں سے بھرا ہوا مذہب ہے جس میں کئی خداؤں کی پوجا کی جاتی ہے ۔ ویدوں کے مطابق مشہور دیوتا یہ ہیں ۔ ورنا ۔ اگنی (آگ کی دیوی) ۔ ماروت (طوفانوں کا دیوتا) ۔ اندرا ۔ جس کے سپرد بارشوں اور زمین کی زرخیزی ہے ۔ ردرا (بدی کا دیوتا) شیوا ، برھما اور وشنو جو سب سے بڑا ہے ۔ اور اوتاروں کے روپ میں دنیا میں گاھے بگاھے آتا رہا ہے ۔ شیوا ، خوف ۔ زندگی کی طاقتوں اور جنس کی نمائندگی کرتا ہے ۔ کالی موت کی دیوی ہے ۔ ایک

اور دیوتا کرشن ہے جو محبت کی تمام شکلوں کی نمائیندگی کرتا ہے۔ عام طور پر گھروں اور مندروں میں سینکڑوں دیوتاؤں اور دیویوں کے بت رکھے جاتے ہیں۔ بتوں کے آگے دئے جلائے جاتے ہیں۔ نذریں چڑھائی جاتی ہیں۔ مناجاتیں گائی جاتیں ہیں۔ اور دعائیں مانگی جاتیں ہیں۔

شنٹو

جاپان کا قومی مذہب شنٹو ہے۔ اور بغیر معلوم ماضی سے آج تک ہزاروں سالوں سے اس کا دور دورہ ہے۔ اس کی ابتدا بظاہر فطرت کی پرستش سے ہوئی۔ لیکن بعد میں کئی خداؤں کی پوجا ہونے لگی۔ بعد ازاں مشہور شخصیتوں کی پرستش شروع ہو گئی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ بادشاہ کو دیوتا بنا لیا گیا۔ آبا و اجدار کی روحوں کو بھی پوجا جاتا ہے اس مذہب والوں کا عقیدہ ہے کہ حکمران خاندان کا سلسلہ خدا سے شروع ہوا تھا۔

تاوازم

تاوازم چینی مذہبی دستور ہے جس کی بنیاد سے لاؤٹ کی تعلیم پر رکھی گئی ہے۔ اس کے پیرو بہت سے خداؤں اور دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ اور جادو پر یقین رکھتے ہیں تاوازم تیسری اور چوتھی صدی قبل از مسیح میں شروع ہوا۔ لاؤٹ ایک دیوتا سمجھا جاتا تھا۔

کنفیوشن ازم

۵۵۱ قبل از مسیح میں کنفیوشس نے اس مذہب کی بنیاہ رکھی۔ اور یہ چین میں کئی صدیوں تک جاری رہا۔ اُس نے آبا و اجداد کی تعظیم و تکریم۔ والدین کی اطاعت اور ادنیٰا لوگوں کے ساتھ انصاف

اور بڑوں کی عزت کی تعلیم دی ہے ۔ وہ بزرگوں کے ادب کی ضرورت پر زور دیتا ہے ۔ اُس نے آدمی کی موت کے بعد اس کی روح کے زندہ رہنے کے مسئلے کا کوئی حل نہ پیش کیا ۔ بعد ازاں کنفیوشنزم نے روحوں اور آبا و اجداد کی پرستش کے عقیدے کو تسلیم کر لیا ۔

سکھ مت

یہ ایک ہندوستانی مذہبی فرقہ ہے جو کہ ہندو مت کی طرف مائل ہے ۔ گورو نانک اس کے بانی تھے ۔ جو ۱۴۶۹ء سے ۱۵۳۸ء تک زندہ رہے ۔ اس کا مقصد ہندو اور مسلمان کو متحد کرنا تھا ۔ سکھ اپنے آپ کو توحید پرست یعنی ایک خدا کو ماننے والے کہتے ہیں ۔ لیکن حقیقتاً اُن میں سے چند ایک کے علاوہ باقی سب ہندوؤں کے رسوم ادا کرتے ہیں ۔ وہ ہندوؤں کی یادگاروں اور ہندوؤں کی مانند اُن کے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں ۔ اور ہندوؤں کے رسم و رواج اور تہوار مناتے ہیں ۔ اُن کی متبرک کتاب گرنتھ ہے ۔ جو کہ گورو نانک اور دوسرے گوروؤں کے بھجنوں کا مجموعہ ہے ۔ وہ گرنتھ کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے ہیں ۔ اور اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر نہایت ادب کے ساتھ بیٹھتے ہیں ۔ وہ گورو نانک اور گورو گوبند سنگھ کو اوتار مانتے ہیں ۔ اگر وہ حقیقتاً توحید پرست ہوتے ۔ تو اُن کا رجحان اسلام کی جانب ہوتا ۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے ۔

آتش پرستی

زرتشت ساتویں صدی قبل از مسیح ایران میں رہتا تھا - اُس کی تعلیم تھی کہ خدا ایک ہے جس کا نام اھورا مزاد ہے - اُس کی دینی کتابیں گاتھا اور اوستا ہیں - اس کے بعد اس مذہب کا رخ اچھی اور بری طاقتوں کی دوئی کی طرف ہو گیا - جو کہ آخر کار آتش پرستی پر منتج ہوا -

بدھ مت

اس مذہب کی بنیاد گوتم بدھ نے چھٹی صدی قبل از مسیح میں ہندوستان میں رکھی - یہ نفس کشی کی تعلیم دیتا ہے اس کا بنیدی عقیدہ تین جوہروں یعنی بدھا - دھما اور سنگا کا مالک ہوا ہے - بدھوں کا طریق کار ''نروان'' ہے - جس کا مطلب کچھ نہ ہو ہے - اگرچہ بدھ نے بت پرستی کی ملامت کی - لیکن اُس کے اس دنیا سے جانے کے بعد اُس کے پیروکاروں نے اس کی پوجا شروع کر دی - بدھ کے ہزاروں مجسمے پتھر اور پیتل میں تراشے گئے اور انہیں پوجا کے لئے ستوپوں میں دکھا گیا - مزید برآں بدھ مت والے خدا پر ایمان نہیں رکھتے -

اسلام

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام انبیائے کرام یعنی پہلے نبی حضرت آدم علیہ اسلام سے لے کر آخری نبی حضرت محمد (صلے اللہ وعلیہ وسلم) تک بذریعہ وحی نازل کیا گیا - نبی آخرزمان پر مقدس کتابوں کی آخری کتاب ''قرآن شریف'' اُترا - اُن کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو گیا - اسلام توحید کا عقیدہ پیش کرتا ہے - اور پر زور

طریقہ سے دعویٰ کرتا ہے ۔ کہ تمام کائنات میں عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہے ۔ اسلام کا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کسی کا بیٹا ہے ۔ اور نہ ہی اپنی مخلوق میں سے کسی کا باپ ہے ۔ اور نہ ہی وہ اپنی پیدا کردہ کائنات کی کسی شے میں الوہیت کے لئے سرایت کرتا ہے ۔

کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے ۔ اس لئے لوگوں نے اُن کو خدا تعالیٰ کا بیٹا تصور کر لیا ۔ لیکن خدا کے بیٹے کو ماننے والوں کا حضرت آدم علیہ اسلام کے متعلق کیا خیال ہے ۔ جو کہ ماں اور باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے ۔

پس اسلام جس کی کہ پیغبر آخرالزمان نے تبلیغ کی کسی لحاظ سے نیا مذہب نہیں ۔ بلکہ اُسی عقیدے کا سلسلہ ہے ۔ جس کی تبلیغ حضرت ابراھیم علیہ اسلام ۔ اسماعیل عہ ۔ اسحاق عہ ۔ یعقوب عہ اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اور دوسرے انبیائے کرام کرتے رہے ۔ اس کا لب لباب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کر دیا جائے ۔ اسلام بنیادی عقیدہ توحید ہے ۔ جس کے مطابق انسان کو پوری قوت سے اس بات پر ایمان لانا پڑتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی واحد معبود ہیں ۔ اس کا اصل اصول لاالٰہ الااللہ ہے ۔ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) ۔ انسانی فہم و فراست اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور موجودگی پر یقین رکھتی ہے ۔ عقل و فہم اور منطق کو مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دینا ہے ۔

(i) کس ذات نے کائنات ۔ آسمان ۔ زمین ۔ ستارے اور کیا کچھ نہیں پیدا کیا ۔

(ii) کیا کائنات کی تخلیق بے فائدہ تھی ۔

(iii) کون تمام نظام کائنات کو چلاتا ہے - اور کون اس کی دستگیری کرتا ہے -

(vi) اس کی کیا وجہ ہے کہ چاند - سورج اور دیگر اجرام فلکی اپنی تخلیق کے وقت سے شروع ہو کر ہزارہا سال سے اپنے مداروں میں تیر رہے ہیں - اور ان بے جان اجرام فلکی نے کبھی اپنی ایک گردش ایک سیکنڈ کے لئے بھی ضائع نہیں کی - یاد رکھیے - کہ سورج چاند اور دیگر سیاروں نے اپنی پیدائش کے وقت سے عین وقت پر اس طرح طلوع اور غروب ہوتے ہیں کہ وہ اپنے مقررہ اوقات سے کبھی کبھی ایک سیکنڈ پہلے یا دیر سے نہیں نکلے -

(v) اللہ کے علاوہ اگر کوئی اور خدا ہوتا تو زمین اور آسمان کس طرح غیر متزلزل اور غیر منتشر رہتے -

ان سوالات پر غور کیجیے -

سوچئے دنیا کے حکمرانوں اور مختلف حکومتوں نے وقتاً فوقتاً کتنی تباہی و بربادی کی ہے - ویت نام فلسطین - اریٹریا اور کشمیر میں بسویں صدی کی تہذیب جدید کے حامیوں نے کس طرح خون بہایا ہے - روڈیشا جنوبی افریقہ اور امریکہ کی مہذب حکومتوں نے کس طرح کالے لوگوں کو اچھوت بنا کر رکھدیا ہے - دنیا کے تمام حصوں میں کبھی بھی امن قائم نہیں رہا ہے - بہت سے حکمرانوں کی وجہ سے کرہ ارض ہمیشہ مصائب و اضطراب و افراتفری و بد اخلاقی باھمی آویزش لڑائیوں اور خون خرابوں جنگوں اور آلام کی لپیٹ میں رہا ہے -

درحقیقت تمام مذہب کی بنیاد خدا کی وحدانیت پر تھی - لیکن بعد ازاں انحطاط پیدا ہو گیا اور اُن میں سے بہتوں نے جائے حدود سے تجاوز کرکے اپنی حالت کو اس قدر گرا دیا - کہ متعدد

دیوی دیوتاؤں کی پرستش شروع کر دی اور فسق و فجور میں پھنس گئے۔

تمام مذہب کے سرسری مطالعہ سے ہمیں قائل ہونا ہے۔ کہ صرف اسلام جس کی تمام پیغبروں نے تعلیم دی ہے اور آخری نبی حضرت محمد صلے اللہ و علیہ و سلم پر مکمل ہوئی۔ خدا کی وحدانیت کا زبردست حامی ہے دنیا میں امن و امان قائم کرنے کے لئے عقیدہ توحید پر ایمان لانا بہت ضروری ہے۔ منکرین توحید در اصل خدا کے منکر ہیں۔ اور اُن کی وجہ سے دنیا میں بداخلاقی اور تباہی پھیلتی ہے۔

اگر آپ خدا کی وحدانیت کا پیغام تسلیم کریں۔ اور اس کے بھیجے ہوئے تمام پیغبروں پر ایمان لے آئیں۔ جن کو اُس نے نسل انسانی کو صراط مستقم دکھانے کے لئے بھیجا تھا۔ تو آپ اللہ تعالی کے سچے معتقد بن جائیں گے۔ تب آپ و حدانیت (توحید اور بھائی بندی کا سنہری دور قائم کرتے اور کائنات کو اخلاقی اور روحانی تنزل سے جو کہ آخری بڑی تباھی کائنات ہوگا اُسے بچانے میں مدد دیں گے اگر آپ اس پیغام کو ٹھکرا دیں گے۔ تو اگلے جہان میں آپ خدائے واحد کے سامنے جواب دہ ہونگے۔

یہ کتب سید سنز پرنٹرز . ۴ اردو بازار سے چھپئی